© rasailojaraid.com

رسالہ
مُرقعِ قادیان
امرتسر
بابت اکتوبر

جلد ۱ — نمبر ۵-۶

امام مہدی کا خروج اور حضرت مسیح کا نزول

(مرسلہ مولانا عنائت الٰہی صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

یہ مضمون بہت ہی توجہ کے قابل ہے کیونکہ اس میں صرف وہ احادیث ہی پیش کیگئی ہیں جن پر فریقین کو اعتبار ہے علماء اہل سنت کا اقرار تو ظاہر ہے لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب کو بھی ان احادیث پر اعتبار ہے چنانچہ آپ رسالہ شہادت القرآن میں لکھتے ہیں:-

"اس امر سے دنیا میں کسی کو انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریبًا تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنیوالا ہے جسکا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنیوالا ہے" (صفحہ ۲)

پس فریقین کے اس اعتراف کو یاد رکھکر ناظرین بغور مضمون ذیل ملاحظہ فرما دیں (اڈیٹر)

ترجمہ	حدیث[1] صادق مصدوق
ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نظر کرنے	عن ابی اسحٰق قال
اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف یہ فرمایا کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے جیسا کہ رسول	قال علی ونظر الی
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سردار رکھاہے اور قریب ہے کہ انکی پشت سے	ابنہ الحسن قال

[1] یعنی ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو خود بھی سچے ہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی انکی سچائی کی گواہی دی ہے۔ (مرتبہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان ابنی هذا سید کما سماه رسول الله صلی الله علیه وسلم وسیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق ولا یشبهه فی الخلق (رواه ابوداؤد)

پیدا ہوگا ایک آدمی جسکا نام موافق نام حضرت نبینا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا وہ مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں (مراد اس سے تمام بدن ظاہری ہے کہ تمام بدن ظاہری میں مشابہ نہ ہوگا بلکہ بعض میں مشابہ ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے) اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ امام مہدی اولاد امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہونگے اور ماں کی طرف سے نسب انکا امام حسین رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث سے ثابت ہے غرضکہ امام مہدی حسنی اور حسینی ہونگے غیر قوم سے نہ ہونگے) یہ حدیث ابوداؤد میں (جو صحاح ستہ حدیث کی کتب معتبرہ سے ہے) اسناد سے منقول ہے +

وفی روایة لابی داؤد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا منا او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا

ایک روایت ابی داؤد کی یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا سے صرف ایک دن ہی باقی رہگیا ہو تب بھی اللہ تعالی اس دن کو دراز کردیگا ایسا کہ بھیجدیگا اس دن میں ایک شخص کو میری نسب سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے نام اسکا میرے نام کے اور نام باپ اس کے کا نام باپ میرے کے مطابق ہوگا وہ بھر دیگا زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ زمین بھری ہوئی ہوگی ظلم اور ستم سے +

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة (رواه ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبینا علیہ وعلیہا الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہا انہوں نے میں نے رسول پاک سے سنا ہے فرماتے تھے امام مہدی میری اولاد یعنے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونگے +

عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من

روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتی ہیں حضرت پاک رسول خدا سے فرمایا حضرت نے واقع ہوگا اختلاف وقت موت ایک خلیفہ وقت کے پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ سے (مدینہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اهل المدينة هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه و هو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة و المدينة فاذا راى الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش اخواله كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب ويعمل في الناس بسنة نبيهم و يلقى الاسلام بجرانه في الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون رواه ابوداؤد

طیبہ یا مراد مدینہ خلیفہ) بھاگ کر طرف مکہ کی (واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت کے یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اُس میں) پس آوینگے اُس کے پاس آدمی اہل مکہ سے پس اُس کو گھر سے باہر لے آوینگے (واسطے امام بنانے کے) اور وہ امامت سے ناراض ہوگا پس لوگ بیعت کرینگے اُس کی درمیان رکن (یعنے حجراسود) اور مقام ابراہیم کے۔ اور بھیجا جاویگا امام مہدی کی طرف شام سے ایک لشکر (یعنی بادشاہ سفیانی کہ اُسوقت شام میں ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ وقتال امام مہدی کے بھیجے گا) پس دھنسا دیا جاویگا وہ لشکر بیدا میں (نام ایک جگہ کا ہے) درمیان مکہ اور مدینہ کے پس جبکہ دیکھینگے لوگ قصہ ہلاکت لشکر کو۔ آوینگے اُن کے پاس ابدال شام کے اور جماعتیں اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ امام مہدی سے پھر ظاہر ہوگا ایک مرد دوسرا خاندان قریش سے ماموں اُس کے (یعنی ننہال اُس کے) قبیلہ کلب (جو ایک مشہور قبیلہ ہے عرب میں) سے ہونگے پس بھیجیگا وہ مرد ہی طرف مہدی وتابعین کے ایک لشکر پس غالب آوینگے مہدی وتابعین انکی اُس لشکر پر اور یہ مذکور قصہ لشکر کلب کا ہے اور امام مہدی موافق سنت نبیہا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لوگوں میں عمل کرینگے اور پورا پورا طریقہ رسول مقبول کا جاری کر دینگے ایسا کہ ڈالے اور پھیلا دیگا دین اسلام اپنی گردن کو زمین پر (یہ کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام سے ایسی طرح پر کہ جنگ وقتال کا نام باقی نہ رہے اور احکام سنت وجماعت کے ایسے طور ہی قرار پا جاویں کہ کچھ خلاف درمیان میں نہ رہے) پس ٹھیرینگے امام مہدی سات برس پھر وفات دئے جاوینگے اور مسلمان اُنپر نماز جنازہ کی پڑھینگے۔

وعن ابی سعید قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم بلاء یصیب هذه الامة

اور ابو سعید صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اُس نے ذکر کیا رسول اطہر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا (یعنی محنت اور شدت عظیم) کا جو پہونچیگی اس امت کو یہاں تک کہ نہ پائیگا مرد ایسی جگہ کہ پناہ پکڑے طرف اُس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی و اھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا یرضی عنہ ساکن السماء و ساکن الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئا الا صبتہ مدرارا و لا تدع الارض من نباتھا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذالک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ الحاکم فی مستدرکہ و قال صحیح

طرف بوجہ ظلم کے پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک ایسے آدمی کو میری اولاد اور اہل بیت میرے سے ہے کہ بھر دیگا اللہ تعالی اُس شخص کیوجہ سے زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ وہ زمین بھری ہوئی تھی ظلم اور ستم سے راضی ہونگے اُس آدمی سے رہنے والے آسمان کے (یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء) اور رہنے والے زمین کے (حتی کہ جانور جنگل کے اور مچھلیاں پانی میں) آسمان اپنے مینہ کے قطروں سے کچھ نہ چھوڑیگا۔ مگر برساویگا اُسکو کثرت سے اور ایسا ہی زمین اپنی نباتات سے کچھ نہ چھوڑیگی مگر اُسکو نکالیگی (غرضکہ ایسی کشادگی اور فراخی ہوگی) کہ آرزو کرینگے زندے اپنے مُردوں کی زندہ ہوجانے کی۔ زندہ رہینگے امام مہدی اس خوشی اور کارروائی کے ساتھ سات یا آٹھ یا نو برس (یہ راوی کو شک ہوگیا ہے) اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں روایت کر کے کہا ہے کہ یہہ

حدیث صحیح

ہے +

روی الدار قطنی عن علی قال ان لمھدینا آیتین لم یکونا منذ خلق اللہ السموت و الارض تنکسف الشمس لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف القمر فی النصف منہ و لم یکونا منذ خلق اللہ السموت و الارض (حاشیہ ابوداؤد مطبوعہ مطبع قادری دہلی)

صاحب دارقطنی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ ہماری مہدی کیواسطے بیشک دو نشانیاں ہیں ایسی کہ ابتداء پیدائش آسمانوں اور زمین سے کبھی نہیں ہوئی۔ ایک یہ کہ سورج گہن اول رات رمضان میں ہوگا۔ دوسری یہ کہ چاند گہن ہوگا اُسی رمضان کے نصف میں یہ دونوں امر پیدائش آسمان زمین سے ابتک کبھی نہیں ہوئے +

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ تعالی لیس با عور و ان المسیح

مروی عبد اللہ صحابی سے یہ ہے کہ فرمایا حضرت سید المرسلین نے بیشک اللہ سبحانہ تم پر پوشیدہ نہیں ہے (یعنی خدا تعالے کو اُسکی صفات کمالیہ سے پہچانتے ہو تمہی اور ایمان لائے ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ
بخاری مسلم

اُس پر جبکہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ مت ہو جاؤ بسبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے قول آئندہ کی) تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں حالانکہ مسیح دجال (جو خدائی کا دعویٰ کریگا) کانا ہوگا۔ داہنی آنکھ کا گویا آنکھ اسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا۔ نقل کیا اس حدیث کو بخاری مسلم نے ٭

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ

مسلم بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مجھسے پہلے گذرے ہیں ہر ایک نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ڈرایا ہے خبردار رہو کہ وہ کانا ہے اور تحقیق رب تمہارا کانا نہیں (اس دلیل سے بخوبی کذب دجال کا ثابت ہوتا ہے جو وہ باوجود کانے ہونے کے خدائی کا دعوے کرتا ہے) لکھے ہونگے درمیان دونوں آنکھوں اُس کی کے یہ حروف ک ف ر ٭ اسجگہ ایک حدیث سہو کاتب سے چھوٹ گئی ہے ناظرین صبر رسالہ [illegible]

عن اسماء بنت یزید قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین۔ سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک

روایت ہے اسماء بنت یزید صحابیہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی علیہ السلام میرے گھر میں پس ذکر فرمایا حضرت نے دجال کا۔ ارشاد کیا کہ بیشک پہلے آنے دجال کے تین برس گذرینگی ایک برس ایسا جسمیں آسمان اپنی بارش معتاد کو بقدر یک تہائی کے روک لیگا۔ اور زمین بقدر ایک تہائی کے اپنی پیداوار کو بند کرلیگی۔ دوسرا برس ایسا جسمیں آسمان دو تہائی بارش معتاد کو روک لیگا اور زمین دو تہائی پیداوار کو بند کریگی تیسرے برس میں کل بارش کو آسمان روک لے اور زمین کل پیداوار بند کردیگی (یعنی قحط پڑیگا تمام زمین میں اور خزانے اور دفینے دجا[illegible] کے ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اُس کے ساتھ ہونگی) پس باقی نہ رہیگا صاحب ناخن چرنے والے کا جیسے گا[illegible] بکری ہرن وغیرہ اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپاؤں سے [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

السماء تمطرها كلا الارض
نباتها كله فلا يبقى ذات
ظلف ولا ذات خرس من
البهائم الاهلك وان من
اشد فتنته انه ياتى الاعرابى
فيقول ارءيت ان احييت
لك ابلك الست تعلم انى
ربك فيقول بلى فيمثل
له الشيطان نحو ابله
كاحسن ما يكون ضروعا
واعظمه اسنمة قال و
ياتى الرجل قد مات اخوه
ومات ابوه فيقول ارايت
ان احييت لك اباك و
اخاك الست تعلم انى
ربك فيقول بلى فيمثل له
الشياطين نحو ابيه ونحو
اخيه فقلت يا رسول الله و
الله انا لنعجن عجيننا فما نخبزه
حتى نجوع فكيف بالمؤمنين
يومئذ قال يجزئهم ما يجزئ اهل
السماء من التسبيح والتقديس
رواه احمد وابو داؤد والطيالسي

درندی وغیرہ کہ تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگی) اور بیشک
بہت سخت فتنہ دجال سے یہ ہے کہ وہ آویگا ایک دہقانی کے پاس
(کہ علم اور عقل نرکہتا ہوگا) پس کہیگا اُس کو کہ اگر میں تیرے اُونٹ مُردہ
کو زندہ کروں تو میری ربوبیت پر اعتقاد کریگا یا نہیں وہ کہیگا کہ ہاں
(میں بیشک اعتقاد کرلونگا کہ تو رب میرا ہے - نعوذ باللہ من ذلک)
پس صورت بنا کر لاویگا دجّال واسطے دیہاتی کے شیطانوں کو مثل
اونٹوں اُس کے کی ایسی طرح سے کہ بہتر ہوں تھنوں اور کوہانوں میں
اونٹ مُردہ سے - فرمایا نبی علیہ السلام نے اور آویگا دجّال ایک
آدمی کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اُسکا اور باپ اُسکا پس کہیگا اُسکو
کہ اگر میں زندہ کردوں تیرے باپ بہائی کو کیا تو میرے رب ہونے
پر یقین کریگا پس کہیگا وہ آدمی ہاں پس صورت بناویگا اُس کے
واسطے شیاطین کی مثل باپ بہائی اُس کے کے - پہر اسماء رضی کہتی
ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور انور سے یا رسول اللہ قسم خدا
کی ہم آٹا گوندہتی ہیں اور روٹی پکانے نہیں پاتیں کہ ہم
بہوکی ہو جاتی ہیں جبکہ ہمارا یہ حال ہے تو اُس وقت کے
مؤمنین کا بہوک وغیرہ سے کیا حال ہوگا ارشاد
کیا کہ مؤمنین کو اُس وقت کافی ہوگی وہ
شئے کہ کافی ہوتی ہے آسمان والوں کو
تسبیح اور تقدیس خدا تعالی سے
روایت کیا اس حدیث کو
امام احمد بن حنبل اور
ابوداؤد
طیالسی نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال

نواس بن سمعان صحابی کہتے ہیں کہ ذکر کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے (خروج) دجال کا پس فرمایا حضور انور نے (بالفرض والتقدیر) اگر دجال نکلے ایسے وقت میں کہ میں تمہارے درمیان میں موجود ہوں تو میں خود تمہارے سامنے اُس سے جھگڑوں گا - اور اُسپر غالب آؤنگا اور اگر نکلے وہ ایسی حالت میں کہ میں تمہارے درمیان میں موجود نہوں تو ہر ایک آدمی حجت کرنیوالا اپنی ذات کا ہوگا (یعنی دفع کرنیوالا شر اُسکی کا ہوگا اپنی ذات سے بطریق دلائل قطعیہ شرعیہ وعقلیہ کی جو اُس کے پاس ہیں اور غالب آویگا اُسپر) اور اللہ تعالیٰ شانہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر (یعنی حافظ اُسکا ہے بعد میرے پس ضرور مدد کریگا ہر مسلمان کی اور دفع کریگا اُس سے شر دجال کو) بے شبہ وبیشک دجال جوان ہوگا بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکھ اُسکی پھولی ہوگی گویا میں تشبیہ دیتا ہوں اُسکو ساتھ عبد العزیٰ بن قطن کے جو ایک یہودی یا مشرک ہے (پس جو شخص پاوے اُسکو مسلمانوں سے پس چاہیئے کہ پڑھے سامنے اُس کے آیتیں اول سورہ کہف کی کیونکہ وہ آیتیں سبب امان تمہاری کی ہونگی فتنہ دجال سے - بیشک دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس وہ دائیں اور بائیں فساد کریگا پس ثابت قدم رہو تم اے بندو اللہ کے (یعنے اے مومنو تم ثابت رہنا اپنے دین پر) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے دجال کا زمین میں کس قدر قرار ہوگا ارشاد فرمایا کہ چالیس دن (اس تفصیل سے) ایک دن اُسکا مثل درازی ایک برس کے ہوگا اور ایک دن مثل مہینے کے اور ایک دن مثل ہفتہ کے اور باقی دن اُس کے مثل تمہارے دنوں کے - ہمنے عرض کیا - اے رسول خدا کے کیا اُس دن میں جو مثل درازی ایک برس کے ہوگا ہمکو ایک دن کی نماز میں کافی ہونگی ارشاد ہوا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا اقدروا له قدره
قلنا یا رسول اللہ و
ما اسراعه فی الارض
قال کالغیث استدبرته
الریح فیاتی علی القوم
فیدعوهم فیؤمنون
به فیامر السماء فتمطر
والارض فتنبت
فتروح علیهم
سارحتهم اطول ما
کانت ذری واسبغه
ضروعا وامده
خواصر ثم یاتی القوم
فیدعوهم فیردون
علیه قوله فینصرف
عنهم فیصبحون
ممحلین لیس بایدیهم
شئ من اموالهم ویمر
بالخربة فیقول لها
اخرجی کنوزك فتتبعه
کنوزها کیعاسیب النحل
ثم یدعو رجلا ممتلیا
شبابا فیضربه بالسیف

کہ نہیں کافی ہونگی بلکہ تمہیں ادائے نماز کے لئے اندازہ کرنا چاہیئے مقدارات نماز کا (یعنی جس قدر اوقات ہر ایک دن میں تم نمازیں ایک دن کی پڑہتے ہو اسی اندازہ کے حساب سے نمازیں پڑہنا) ہمنے عرض کیا کہ اُس کا جلد چلنا زمین میں کس طرح ہوگا فرمایا مثل مینہ کے کہ آدی اُس کے پیچہے ہوا۔ پس گذریگا دجّال ایک قوم پر اور بلاویگا اُس کو طرف باطل اپنے کی پس وہ قوم ایمان لے آویگی اُسپر پس وہ حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگاویگی زمین (یعنی یہ استدراج ہوگا اللہ تعالی واحد قہار کی طرف سے دجال کا) پس شام کو واپس آویگے اُنکی پاس مویشی اُنکی دہوگئے تہے صبح کو واسطے چرنے کے) موٹے تازے کامل کوہان اور باکھ اور تھنوں اور تنی ہوئی کوکوں کی پھر آویگا دجّال ایک اور قوم کے پاس بلاویگا اُنکو (طرف دعوائے خدائیت اپنی کے) پس جب وہ قوم اُس کی دعوی کو قبول نہ کریگی اور اُس کے دعوی اُلوہیت پر ایمان نہ لاویگی۔ واپس ہوگا دجال اُن سے پس ہوجاوینگی وہ قحط اور خشک سالی اور سختیوں میں ایسے کہ نہ باقی رہیگا اُن کے ہاتھ میں اُن کے مالوں سے کچھ بھی (یعنے مؤمن دجّال کیوجہ سے اگرچہ طرح طرح کی بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا ہونگی لیکن برکت حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالی اُنکو صفت اولیاء کی عطا کریگا جس کیوجہ سے وہ مصائب دجال پر راضی اور صابر اور شاکر ہوکر ایمان میں قائم رہینگے اور) گذریگا دجّال ویرانہ پر کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچہے پیچہے چلیں گے دجّال کے خزانے اُس ویرانہ کے جیسا کہ شہد کی مکھیوں کی سردار کے پیچہے پیچہے اور مکھیں جاتی ہیں پھر بلاویگا دجّال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں (یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا)
پس ماریگا اُس کو تلوار

سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فيقطعه جزلتين رمية
الغرض ثم يدعوه
فيقبل ويتهلل وجهه
يضحك فبينما هو
كذلك اذ بعث الله
المسيح ابن مريم
فينزل عند المنارة البيضاء
شرقي دمشق بين
واضعا
كفيه على اجنحة
ملكين اذا طأطأ
راسه قطر واذا رفعه
تحدر منه مثل جمان
كاللؤلؤ فلا يحل
لكافر يجد من ريح
نفسه الامات و
نفسه ينتهي
حيث ينتهي
طرفه فيطلبه
حتى يدركه
بباب لد
فيقتله
ثم

کردیگا اُس کے دو ٹکڑے کہ درمیان دونوں ٹکڑوں کے مقدار پھینکنے تیر کے نشانہ پر فاصلہ ہوگا - پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس وہ جوان زندہ ہوکر سامنے آویگا دجال کے ایسی حالت میں کہ روشن اور چمکتا ہوگا منہ اُسکا اور ہنستا ہوا بشاش (اور کہیگا کہ یہ کیونکر خدا ہوسکتا ہے حالانکہ خود عیب اہی اور اپنے عیب کو دُور نہیں کرسکتا) پس جبکہ دجال اپنے ایسے کاموں اور گمراہ کرنے میں لوگوں کے مصروف ہوگا ناگہاں خدا تعالیٰ بھیجیگا حضرت مسیح بن مریم کو - اوتریگا وہ نزدیک منارہ سفید جانب شرقی دمشق (شہر) کی (دوسری روایت ابن ماجہ میں آیا ہے کہ اُتریگا عیسےٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اور تیسری روایت میں ہی کہ مقام لشکر مسلمین میں اُتریگا سو یہ سب روایتیں منافی نہیں کیونکہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے واقع ہے اور وہ ہی جگہ جائے قیام لشکر مسلمانوں کی ہی) درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے (یعنی پہنے ہوئے ہونگے دو کپڑے زرد زعفرانی یا ورسی) رکھے ہوئے ہونگے دونوں ہتھیلی اپنی کو اوپر بازوؤں دو فرشتوں کے جبکہ نیچے کرینگے سر مبارک کو ٹپکیگا پسینہ انکا اور جب اُٹھاوینگے سر مبارک کو تو اوتریگی اُن کے بالوں سے قطرے مانند بڑے دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں (یعنی صفائی اور خوبی میں مثل موتیوں کے ہونگے اگرچہ بڑائی میں مثل بڑے دانوں چاندی کے ہونگے غرض یہ ہے کہ وقت جھکانے اور اُٹھانے سر کے قطرات نورانی بالوں سر مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ٹپکیں گے جو کنایہ ہے تازگی اور طراوت جمال انکی سے) پس جس کافر کو ہوا سانس عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پہونچیگی فوراً مرجاویگا اور سانس عیسےٰ علیہ السلام کا وہاں تک پہونچیگا جہانتک اُنکی نگاہ پہونچیگی (جائز ہے کہ اس حکم سے دجال مستثنیٰ ہو اور اُسکا خاص طور سے مارا جانا مقرر کیا گیا ہو تاکہ دلوں میں مومنین کی سچائی اُسکی پوری طرح سے ثابت ہو جاوے سبحان اللہ عجب قدرت خدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعالیٰ شانہ کی ہے کہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دم سے مُردے
زندہ ہوتے تہے اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندوں کو اُسی دم سے مروادینگے)
پس طلب کرینگے عیسےٰ علیہ السلام دجّال کو یہانتک کہ پا دینگے اُس کو ۳ (لد ایک پہاڑ
کا نام ہے شام میں یا ایک گاؤں ہے دیہات بیت المقدس سے یا ایک گاؤں
ہے فلسطین میں) پھر آوینگے عیسےٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم جسکو بچایا ہوگا اللہ
تعالیٰ نے فتنہ دجال سے پس پونچھیں گے عیسےٰ علیہ السلام اُنکو موہنوں سے گرد و
غبار شدت و محنت کا (یہ اشارہ ہے طرف تسلی دینے کے) اور خبر دینگے اُن کے
درجات اور مراتب کی جنت میں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح سے رہینگے ناگاہ
اللہ تعالیٰ وحی بھیجیگا عیسےٰ علیہ السلام کی طرف اِس امر کی کہ تحقیق میں نے نکالے ہیں
کتنے بندے اپنے کہ کسی کو طاقت و قدرت اُن سے لڑنے کی نہیں ہے۔ پس جمع
کر کے محافظت کر میرے بندوں (مؤمنین) کی کوہ طور کی طرف لیجا کر اور بھیجیگا
اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو (کہ نام دو قبیلوں کا ہے) اور وہ ہر زمین بلند سے
دوڑینگے۔ پس گذرینگی پہلی جماعت اُنکی اوپر تالاب طبریہ کے (کہ طول اُسکا دس کوس
کا ہے واقع ہے طبریہ گاؤں ملک شام میں) پی جاوینگی جو کچھ ہوگا پانی اُس تالاب
میں اور گذرینگی دوسری جماعت اُنکی کہ پیچھے آویگی اُن سے کہیگی کہ بیشک تہا
اِس تالاب میں کبھی پانی۔ پھر چلیں گے یہانتک کہ پہونچینگے طرف جبل خمر کی جو
نام ہے ایک پہاڑ کا بیت المقدس میں۔ اُسوقت کہینگے کہ بیشک ہمنے مار ڈالا اُن
شخصوں کو جو زمین میں تھے آؤ بس چاہیے کہ مار ڈالیں ہم اُنکو جو آسمان میں ہیں پس
پھینکیں گے تیر اپنے آسمان کی طرف۔ پس واپس کریگا اللہ تعالیٰ اُنپر اُنکے تیر خون
میں بھرے ہوئے۔ (یہ استدراج ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ
ہم لڑے آسمان والوں سے۔ اور اس میں اشارہ ہے اسبات کا کہ گھیر لیگا فساد
عالم سفلی اور علوی کو) اور روکے جاوینگے عیسےٰ علیہ السلام اور صحابہ اُنکے (یعنی اُس
وقت کے مؤمن) کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا اُنکے نزدیک سر بیل کا بہتر ہوگا سو دیناروں سے

یاتی عیسیٰ قوم قد
عصمہم اللہ منہ
فیمسح عن وجوہہم
ویحدثہم بدرجاتہم
فی الجنۃ فبینما کذلک
اذ اوحی اللہ الی عیسیٰ
انی قد اخرجت عباداً
لی لا یدان لاحد
بقتالہم فحرز عبادی
الی الطور ویبعث
اللہ یاجوج وماجوج
وھم من کل حدب
ینسلون فیمر
اوائلہم علی بحیرۃ
طبریۃ فیشربون
ما فیہا ویمر اخرہم
فیقول لقد کان
بھذہ مرۃ ماء ثم
یسیرون حتی ینتھوا
الی جبل الخمر وھو
جبل بیت المقدس
فیقولون لقد قتلنا
من فی الارض ھلم

۳ دروازہ لدّ پر اور دوسری روایت میں باب لد شرقی

© rasailojaraid.com

فلنقتل من فی السماء
فیرمون بنشابهم الی
السماء فیرد الله علیهم
نشابهم مخضوبة دما و
یحصر نبی الله واصحابه
حتی یکون راس الثور
لاحدهم خیر من مائة
دینار لاحدکم الیوم
فیرغب نبی الله عیسی و
اصحابه فیرسل الله
علیهم النغف فی رقابهم
فیصبحون فرسی کموت
نفس واحدة ثم یهبط
نبی الله عیسی واصحابه
الی الارض فلا یجدون
فی الارض موضع شبر
الا ملأه زهمهم ونتنهم
فیرغب نبی الله عیسی و
اصحابه الی الله فیرسل
الله طیرا کاعناق البخت
فتحملهم فتطرحهم حیث
شاء الله وفی روایة تطرحهم
بالنهبل ویستوقد المسلمون

جو تمہارے نزدیک آج بدرجہا بہتر ہے سو بیل سے (یعنی فاقہ اور احتیاج
اُنکی اس حد کو پہونچیگی کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں سیکڑوں روپیہ اور اشرفیوں
سے زیادہ مرغوب ہو جاوینگی) ایسے وقت میں نبی اللہ کے عیسے علیہ السلام
اور ہمراہی اُنکے خداوند قادر مطلق سے دعا اور زاری کرینگے (واسطے ہلاکت
یاجوج وماجوج کے) پس بھیجیگا اللہ اُنپر کیڑے اُنکی گردنوں میں (جیسے
اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑجاتے ہیں) جن سے تمام مرجاوینگے جیسا
کہ ایک جان مرجاتی ہے (یعنی دفعتہً سب مرجاوینگے قہر آلہی سے کہ غالب
ہے ہر چیز پر) پھر اُترینگے نبی اللہ کے عیسے علیہ السلام اور صحابہ اُن کے
زمین کی طرف پس نہ پاوینگے ایک بالشت بھر زمین بھی کہ خالی ہو چربی
اور بدبو اُنکی سے۔ پس دعا کرینگے نبی اللہ کے عیسے علیہ السلام اور صحابہ
اُن کے اللہ سے (اس میں اشارہ ہے کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر
ہے قبولیت دعا میں) پس بھیجیگا اللہ تعالیٰ جانور پرند کو کہ گردنیں اُنکی
مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی (شتر بختی اونٹ خراسانی کو کہتے
ہیں جنکی گردنیں دراز ہوتی ہیں) پس وہ جانور اٹھاوینگے اُنکو اور پھینک
دینگے اُنکو جہاں چاہیگا اللہ تعالیٰ شانہ اور ایک روایت میں ہے کہ ڈالینگے
اُنکو نہبل میں (جو ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور کہا ہے وہ جگہ
کہ جہاں سے نکلتا ہے آفتاب) اور جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانوں اور
تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک پھر بھیجیگا اللہ سبحانہ ایک
بارش عظیم کو کہ جس سے نہ بچینگے گھر آبادی اور جنگل کے (مراد یہ ہے
کہ یہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہیگی کہ وہاں یہ
بارش نہ پہونچی ہو) پس دھوڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہاں تک کہ کردیگا
اُسکو صاف مثل آئینہ کے۔ پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے
اور واپس لا برکت اپنی پس اُسدن کھاویگی جماعت (جو دس سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من قيسهم نشابهم وجعابهم سبع سنين ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك و ردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الغنام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة رواه مسلم الا الرواية الثانية وهي قوله تطرحهم بالنهبل الى قوله سبع سنين رواه مسلم

چالیس تک ہو) ایک انار کو (یعنی انار ایسا بڑا اور پُر دانہ ہو جاویگا کہ بہت سے لوگ اُس کو کھا وینگے اور سیر ہونگے) اور سایہ پکڑینگے اسکے چھلکے میں اور برکت دیجاویگی دودھ میں یہانتک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفائت کریگی جماعت کثیر کو آدمیوں سے اور ایک گائے دودھ کی البتہ کافی ہوگی قبیلہ کو آدمیوں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کافی ہوگی چھوٹے قبیلہ کو آدمیوں سے پس ایسے وقت میں کہ وہ ایسے چین اور راحت کی ہونگی ناگہاں بھیجیگا اللہ پاک ایک ہوا خوشبو کو کہ پکڑیگی وہ اُنکو نیچے بغلوں کے پس قبض کریگی روح ہر مؤمن اور مسلمان کو اور باقی رہجاوینگے شریر لوگ لڑینگے زمین میں مثل لڑنے گدھوں کے یا جماع کرینگے زمین میں مثل جماع گدھوں کے (یعنی بے حیا اور بے لحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگوں کے جیسی عادت ہے گدھوں کی) پس اُن پر قائم ہوگی قیامت۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم نے مگر روائت ثانی کو وہ قول اُنکا تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین کہ یہ روایت صرف ترمذی میں ہے

عن ام شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا

ام شریک صحابیہ سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگیں گے آدمی دجال سے یہانتک کہ پہاڑوں میں جا پہنچینگے۔ کہا ام شریک نے میں نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالجبال قالت ام شریک قلت یا رسول الله فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل رواہ مسلم

عرض کیا یا رسول اللہ کہاں ہونگے عرب اُسدن (یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو عرب کہاں ہونگے جنکا کام جہاد کرنا راہ خدا میں اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سے ہے) ارشاد فرمایا کہ عرب اُسدن تھوڑے ہونگے *

عن انس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یتبع الدجال من یهود اصفهان سبعون الفا علیهم الطیالسة رواہ مسلم

انس صحابی حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضور نے کہ دجال کے پیرو کار اور تابع ہونگے ستر ہزار (قوم) یہود اصفہان (شہر) سے جنپر چادریں ہونگی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے *

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی الدجال وھو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة فینزل بعض السباخ التی تلی المدینة فیخرج الیه رجل وھو خیر الناس فیقول اشهد انك الدجال الذی حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثه فیقول الدجال ارأیتم ان قتلت ھذا ثم احییته ھل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتله ثم یحییه فیقول والله ما کنت فیك

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال (یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کے) حالانکہ اُسپر حرام ہوگا داخل ہونا گھاٹیوں مدینہ (منورہ) میں پس اُتریگا بعض کھاری زمین میں جو مدینہ (منورہ) کے متصل ہے پس نکلیگا اُسکی طرف ایک آدمی کہ وہ بہترین آدمیوں کا ہوگا (قول صحیح اس میں یہ ہے کہ وہ آدمی خضر علیہ السلام ہونگے) پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے جس کے حال اور وصف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے پس کہیگا دجال (یعنی اُن سے کہ گرد اُس کے ہونگے) خبر دو مجکو اگر قتل کروں میں اسکو پھر زندہ کروں میں . . . . اسکو کیا شک کروگے تم میری شان میں (یعنے خدا ہونے میں) پس کہیں گے شک نہیں کرینگے ہم (اگر وہ لوگ تابعدار اُس کے ہیں تو مراد معنے کلام حقیقی کے ہیں ورنہ بسبب خوف اور دفع الوقت کے کہینگے اور ہوسکتا ہے کہ مراد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ

اُنکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اُس کے جھوٹ میں ہو) پس قتل کریگا دجال اسکو پھر زندہ کریگا اُس کو پس پوچھیگا دجال اُس سے جیسے کہ اوپر گذرا ہے پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تہا میں پہلا اس سے تیرے حق میں سخت تر از روئے یقین کے اپنے سے جیساکہ آج ہوں حاصل یہ ہے کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ آج مارنا اور جلانا جو تجھ سے میں نے دیکھا ہے مجکو کامل یقین ہوگیا ہے کہ بیشک تو وہی دجال ہے جسکی حق میں پیغمبر علیہ السلام نے علامت بطلان کی فرمائی تہی) پس چاہیگا دجال دوبارہ قتل اُس شخص کو اور وہ اُس سے نہو سکیگا (اس میں دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگا اور وہ نہ قدرت رکہتا ہوگا اُس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ کی ہے کہ جو چاہے سو کرے +

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ

ابوہریرہ رسول مقبول سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنابنے کہ آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے اس حال میں کہ قصد اُسکا مدینہ مطہرہ میں آنیکا ہوگا یہانتک کہ اُتریگا پیچھے کوہ احد کے (کہ تین کوس مدینہ سے ہے) بعد اس کے پھیر دینگے فرشتے منہ اُسکا طرف ولایت شام کی (کہ جہاں سے آیا تہا وہیں جاویگا اور اس میں دلیل ہے اُس کے بطلان اور عجز و نقصان کی کہ اُلٹا پھر جاویگا اور قدرت نہ رکھیگا داخل ہونے اُس شہر کی کہ جس میں مدفن ہے سید الوریٰ کا اور یہ ظاہر ہے کہ وہ حرم مکہ میں بطریق اولیٰ داخل نہوگا) اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال جیساکہ گذرا کہ عیسے علیہ السلام باب لُد پر کہ شام کے قریوں میں سے ہے اُس کو قتل کرینگے +

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا

روایت ہے ابوہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکی قبضے میں میری جان ہے (یعنی خدا تعالیٰ شانہ قادر مطلق کی) تحقیق اُترینگے (آسمان سے) تمہارے درمیان میں عیسے بن مریم حاکم منصف ہوکر کہ توڑ ڈالینگے صلیب کو (یعنے باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ اسلام کا اور صلیب جسکی نصاریٰ کے یہاں پوجا ہوتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فیکسر الصلیب ویقتل
الخنزیر ویفیض المال
حتے لا یقبلہ احد حتی
یکون السجدۃ الواحدۃ
خیرا من الدنیا وما
فیہا۔ متفق علیہ
ولیترکن القلاص فلا
یسعیٰ علیہا و
ولتذہبن
الشحناء و
التباغض و
التحاسد و
لیدعون
الی المال
فلا یقبلہ
احد
رواہ
مسلم
وفی
روایۃ
لہما
قال
کیف

تعظیم وتکریم ہی اُسکو توڑ ڈالینگے اور نیست ونابود کردینگے) اور قتل کرینگے سُور کو (یعنی حرام کرینگے اُس کے پالنے اور کھانے کو اور مباح کردیں گے اُس کے قتل کو) اور اہل ذمہ سے جزیہ کو علیحدہ کردینگے (یعنی ذمیوں سے مال جزیہ کا قبول نہ فرماوینگے کیونکہ اُسوقت اُن سے سوائے دین حق اسلام کے اور کچھ منظور نہوگا غرض اس سے یہ ہے کہ نصرانیہ اور احکام اُسکے بالکل باطل فرماوینگے سوائے شریعت اسلام کے اور کچھ حکم نہ دینگے) اور بہت ہوجائیگا اُسوقت مال یہانتک کہ کوئی قبول نہ کریگا اُسکو (یعنی رغبت مال کی نہ رہیگی اور اعراض کرینگے اُس سے) یہانتک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا اور ہر چیز سے جو دنیا میں ہے (کیونکہ جب لوگ مال سے اعراض کرینگے اور اُس کے خرچ کرنے کی فضیلت ومحبت نہ رہیگی تو اُس وقت سوائے ذوق وشوق نماز کے اور کچھ نہوگا) روایت کیا اس کو بخاری مسلم نے اور روائت مسلم میں یہ بھی ہے کہ چھوڑی جاوینگی اونٹنیاں جوان پس نہ کیجاویگی سواری اور طلب حاجات اونپر (یعنی بسبب کثرت دوسری سواریوں کے حاجت اُنکی نہ رہیگی یا یہ کہ حکم نہ کرینگے کسی کو لانے زکوٰۃ کا کیونکہ قبول کرنیوالا ہی نہ رہیگا یا یہ معنے ہیں کہ لوگ ایسے مستغنی ہوجاوینگے حاجت تجارت اور سفر کی نہ رہیگی) اور البتہ جاتا رہیگا لوگوں سے کینہ اور بغض اور حسد (کیونکہ جو محبت مال کی کہ باعث کینہ وحسد وغیرہ کے تھی وہی جاتی رہی) اور البتہ بلاوینگے عیسے علیہ السلام لوگوں کو واسطے دینے مال کے پس کوئی قبول نہ کریگا (بسبب استغنا کے) اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے - فرمایا حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جسوقت کہ اُتریگا عیسے بن مریم درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا (یعنی قریش اور اہل ملت تمہاری سے تمہارا امام نماز کا ہوگا اور عیسے علیہ السلام نماز میں انکا اقتدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

کرینگے اور امام مہدی علیہ السلام ہونگے اور یہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدیہ کے اوّل دفعہ وقت نزول کے ہوگا۔ بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نماز کے بھی بنیں گے جیساکہ وہ خلیفہ اور معلم خیر کے ہونگے)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیٰمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ رواہ مسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سے حق پر لڑتی اور غالب قیامت تک (یعنی قرب قیامت تک) فرمایا آنحضرت نے پس اُترینگے عیسےٰ بن مریم پس کہینگے امیر امت کے (جو مہدی علیہ السلام ہونگے) آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو (کیونکہ اولےٰ امامت کے واسطے افضل ہے اور تم نبی ہو) پس فرمادینگے عیسےٰ علیہ السلام اُسوقت کہ مَیں امامت نہیں کرتا ہوں کیونکہ بعض تم میں سے بعضوں پر امیر و امام ہیں بسبب بزرگ رکھنے خدا تعالےٰ کے اس امت محمدیہ کو (اسوقت عیسےٰ علیہ السلام امامت نہ کرینگے تاکہ وہم نہ ہو جاوے منسوخی دین محمدیہ کا)

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا

عبداللہ بن عمرو سے روائت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترینگے عیسےٰ بن مریم علیہ السلام طرف زمین کی پس نکاح کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی۔ اور ٹھیرینگے وہ ۴۵ برس پھر وفات پادینگے پس دفن کئے جاوینگے میرے ساتھ میرے مقبرہ میں پس مَیں اور عیسےٰ بن مریم ایک مقبرہ سے درمیان ابوبکر اور عمر کے اُٹھینگے قیامت کو روائت کیا ابن جوزی نے کتاب الوفا میں (یہ تعداد ۴۵ برس کی اُس قول کی مخالف ہے جو کہا ہے کہ طرف آسمان کی مرفوع ہوئے عمر ۳۳ سال ہیں اور بعد نزول کے ۷ سال زمین پر رہینگے تو دونوں ملکر چالیس سال ہوتے ہیں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بعد نزول کے سات برس کے ٹھیرنے کی روائت کی ہے امام مسلم نے اور اُنکی روایت راجح ہے دوسری روائت سے اسلئے کل قرار عیسےٰ علیہ السلام کا زمین پر ۴۰ برس کا ہوگا انشاءاللہ عدد پانچ کا ساقط ہوا اعتبار سے کیونکہ کسور کو عرب والے بعض اوقات چھوڑ دیتے ہیں اور اُسکا اعتبار نہیں کرتے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ اصلی کیفیت تشریف آوری امام مہدی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہے اور یہ منقول ہے حضرت مقبول سید الاولین والآخرین صادق مصدوق سے۔ جو شخص دعویٰ مہدویت و عیسویت اپنی کا کرے۔ تمام امور میں اسکی مطابق کرکے دکھلائے اور قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنے دعوے کے مطابق ثابت کرے۔ ان اللہ یھدی من یشاء۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین یا ارحم الراحمین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اصحابہ واھل بیتہ واتباعہ اجمعین۔ فقط

اڈیٹر اس بیان کے بعد یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی تفسیر اور تشریح کرنے میں کیا قاعدہ ہے۔ علماء اسلام بلکہ کافہ انام کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جبتک کسی لفظ کا اصلی ترجمہ ممکن ہو مجازی معنے نہیں لے سکتے۔ مجازی معنے مراد لینے کے لئے کسی قرینہ قویہ کی ضرورت ہے علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ ووجود القرینۃ۔ شکر ہے کہ اس اصول میں بھی ہمارا مرزا صاحب سے نزاع نہیں۔ مرزا صاحب خود بھی اس اصول کو اپنی مطلب برابری کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:۔

"یہ بات ادنیٰ ذی علم کو بھی معلوم ہوگی کہ جب کوئی لفظ حقیقت مسلمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایسے مضمون پر جن کے لئے وہ عام طور پر عام طور پر مستعمل ہوگیا ہے تو اُس جگہ متکلم کے لئے کچھ ضروری نہیں ہوتا کہ اُس کی شناخت کے لئے کوئی قرینہ قائم کرے کیونکہ وہ اُن معنوں میں شائع متعارف اور متبادر الفہم ہے لیکن جب ایک متکلم کسی لفظ کی معانی حقیقت مسلمہ سے پھیر کر کسی مجازی معنے کی طرف لیجاتا ہے تو اس جگہ صراحتاً یا کنایتاً یا کسی دوسرے رنگ کے پیرایہ میں کوئی قرینہ اُسکو قائم کرنا پڑتا ہے اُسکا سمجھنا مشتبہ نہو۔ اور اس بات کے دریافت کے لئے کہ متکلم نے ایک لفظ بطور حقیقت مسلمہ استعمال کیا ہے یا بطور مجاز اور استعارہ نادرہ کے یہی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے کہ وہ حقیقت مسلمہ کو ایک متبادر اور شائع متعارف لفظ سمجھ کر بغیر احتیاج قراین کے یوں ہی مختصر بیان کر دیتا ہے مگر مجاز یا استعارہ نادرہ کے وقت ایسا اختصار پسند نہیں کرتا بلکہ اُسکا فرض ہوتا ہے کہ کسی ایسی علامت سے جسکو ایک دانشمند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھ سکے اپنے اس مدعا کو ظاہر کر جاتے کہ یہ لفظ اپنے اصل معنوں پر مستعمل نہیں ہوا"۔ صـ۳۳۳

کیسا صاف و صریح اس اصول کا اعتراف ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز نہ لیا جاویگا مجاز کے لئے قرائن قویہ کی ضرورت ہے کسی کلام کا بے قرینہ ہونا ہی اس کی حقیقت کی دلیل ہے فنعم الوفاق۔ آپ کے خلیفہ راشد حکیم نور الدین صاحب جنکی تعریف میں مرزا صاحب کے مختصر الفاظ یہ ہیں:۔

"وان احبائی لمتقون جمیعهم ولکن اقواهم بصیرة واکثرهم علما وافضلهم رفقا وحلما واکملهم ایمانا وسلما واشدهم حبا ومعرفة وخشیة ویقینا وثباتا رجل مبارک کریم تقی عالم صالح فقیه محدث جلیل القدر حکیم حاذق عظیم الشان حاج الحرمین حافظ القرآن القرشی قوما والفاروقی نسبا واسمه الشریف مع لقبه اللطیف المولوی الحکیم **نور الدین البهیروی** اجزل الله مثوبته فی الدنیا والدین وهو اول رجال بایعونی صدقا وصفاء واخلاصا ومحبة ووفاء وهو رجل عجیب فی الانقطاع والایثار وخدمات الدین انفق مالا کثیرا لاعلاء کلمة الاسلام بوجوه شتی وانی وجدته من المخلصین الذین یؤثرون رضوان الله سبحانه علی کل رضاء ونساء وبنات وبنین ووجدته من قوم یبتغون مرضات الله ویجتهدون لرضوانه ببذل اموالهم وانفسهم ویعیشون فی کل حال شاکرین وانه رجل رقیق القلب نقی الطبع حلیم کریم جامع لانواع الخیر کثیر الانسلاخ عن البدن ولذاته لا یفوته موقع من مواقع البر ولا موضع من مواضع الحسنات ویحب ان یسکب دمه کماء فی اعلاء دین رسول الله صلی الله علیه وسلم ویبغی ان تذهب نفسه فی تأئید سبیل خاتم النبیین۔ ویقفو اثر کل خیر وینغمس فی کل بحر لاجاحة فتن المتمردین۔

فاشکر الله علی ما اعطانی کمثل هذا الصدیق الصدوق الفاضل الجلیل الباقر دقیق النظر عمیق الفکر المجاهد لله والمحب فی الله بکمال اخلاص ما سبقه احد من المحبین" (حمامة البشری صـ۱)

اس عبارت کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ حکیم نور الدین جامع صفات کمالیہ ہے۔ دنیا میں جسقدر صفات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حسنہ ہیں وہ سب حکیم صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں شکر ہے کہ فریق ثانی کے ایسے مسلمہ گواہ بھی اس اصول میں ہم سے (ہم ہی سے نہیں بلکہ کل دنیا کے علماء اسلام بلکہ کافہ انام سے) متفق ہیں چنانچہ حکیم صاحب اپنے ایک مضمون میں جو مرزا صاحب کے ازالہ اوہام کے ساتھ بطور ضمیمہ لگا ہوا ہے

"ہر جگہ تاویلات و تمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جاوے تو ہر یک ملحد۔ منافق۔ بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق آیات کلمات طیبات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے" صفحہ

ہم اس قاعدہ کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔ مثلاً شیر کا لفظ جس کلام میں ہوگا جبتک اس کے اصلی معنے (جنگلی درندہ) ہوسکینگے مجازی معنے (بہادر و شجاع) مراد نہ لئے جائینگے۔ کیونکہ درندہ اس کے اصلی معنے ہیں اور شجاع مجازی۔ یہ ہے اس اصول کی عام فہم مثال۔

اس اتفاق اصول کے علاوہ مرزا صاحب کو خاص مسئلہ متنازعہ میں بھی اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود کا حقیقی طور پر آنا ممکن ہے چنانچہ آپ ازالہ میں لکھتے ہیں:۔

"براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جسکی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دی رکھی ہے۔ ہاں اس بات سے اسوقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیشگوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو" (طبع اول ص ۲۶۱)

پس اب تو مطلع بالکل صاف ہے کہ احادیث مرویہ کے الفاظ کا ظاہری ترجمہ یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام خود تشریف لاوینگے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ایک اور مقام پر اس مضمون کو صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"اے برادران دین وعلماء شرع متین! آپ صاحبان میرے ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جسکو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کلام میں فقرہ زیر خط کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب کس دیانت اور لیاقت کے ساتھ مسیح موعود ہونے سے انکاری ہیں۔ آپ اپنے لئے مسیح موعود کے عہدے کا انکار صاف لفظوں میں کرتے ہیں۔ پس مسئلہ متنازعہ بوجوہات ذیل فیصل شدہ ہے۔

(۱) احادیث کے الفاظ مبارکہ کے ظاہری معنے یہی ہیں جو ہم کہتے ہیں۔

(۲) اصول متفقہ یہ ہے کہ حقیقی معنے جبتک ممکن ہوں مجازی مراد نہیں ہوسکتے۔

(۳) مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے سے خود بھی انکار ہے۔

پس نتیجہ صاف ہے کہ جو کچھ علماء اسلام کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے آئندہ کو جو مرزائی مرزا صاحب کو مسیح موعود کہینگے یا لکھینگے وہ جھوٹے ہیں۔ مرزا صاحب خود اُن کی تکذیب کرتے ہیں پس سے

شکر للہ کہ میانِ من و او صلح فتاد + صلح جویاں بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

گو مرزا صاحب سے تو فیصلہ ہوگیا مگر مرزائیوں کا ہنوز ایک سوال باقی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود جب آئینگے تو نبی ہو کر آئیں گے یا بے نبوت آئینگے اگر نبی ہو کر آئیں گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہے اور اگر بے نبوت آئینگے تو حضرت مسیح کی نبوت جو پہلے اُنکو حاصل تھی چھین جائیگی۔

جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت مسیح نہ تو نبی ہو کر آئیں گے نہ مسلوب النبوت ہو کر تشریف لاوینگے بلکہ وصف نبوت سابقہ اُنکو حاصل ہوگا۔ مگر تابع شریعت محمدی ہونگے۔ احکام وہی نافذ کرینگے۔ جو شریعت محمدیہ میں نازل ہوچکے ہیں جیسے کہ پہلے بھی وہ توریت کے تابع تھے وقت نزول قرآن کے تابع ہونگے اور بس۔ اس میں نہ اُنکی نبوت کا خلاف لازم آتا ہے۔ نہ خاتم النبیین کی مُہر ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور مسیح علیہ السلام کی بعثت آنحضرت کے بعد نہیں ہوگی بلکہ بعثت اُن کی پہلی کی ہے اور آنحضرت کے بعد اُن کا تشریف لانا تبلیغ شریعت محمدیہ کے لئے ہے۔ فانھم ولا تکن من القاصرین +

© rasailojaraid.com